سوال

(66) صدقۃ الفطر کہاں دیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا سوال صدقۃ الفطر سے متعلق ہے۔ اگر کسی نے دو تہائی رمضان کے روزے کسی اور شہر میں رکھے ہوں اور عید سے ذرا قبل کسی دوسرے شہر میں منتقل ہوگیا ہو اور وہیں عید منائی ہو تو اسے شہر میں صدقۃ الفطر نکالنا چاہیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

صدقۃ الفطر اس شہر میں دینا چاہیے جہاں عید کی چاند رات گزری ہو۔ کیونکہ اس صدقے کا سبب رمضان کے روزے نہیں بلکہ روزوں کا ختم ہوجانا ہے۔ اس لیے اسے اسی مناسبت سے صدقۃ الفطر کہتے ہیں۔ چنانچہ اگر کوئی شخص رمضان کی آخری تاریخ میں مغرب سے قبل مرجاتا ہے تو اس پر صدقۃ الفطر واجب نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کسی بچے کی ولادت رمضان کی آخری تاریخ میں مغرب کے بعد یعنی عید کا چاند طلوع ہونے کے بعد ہوئی ہے تو اس پر صدقۃ الفطر واجب ہے حالانکہ اس نے رمضان کا ایک دن بھی نہیں دیکھا۔ اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے۔ صدقۃ الفطر کا تعلق عید اور اس کی خوشیوں سے ہے اور اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ فقراء مساکین کو بھی عید کی خوشیوں میں شریک کیا جائے۔ حدیث ہے

"اغنُوهُم فِي هذَا اليَوم"

''اس دن انہیں (فقرا اور مساکین کو) بھی مالدار کیا کرو۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

روزہ اور صدقۃ الفطر، جلد:1، صفحہ:175

محدث فتویٰ